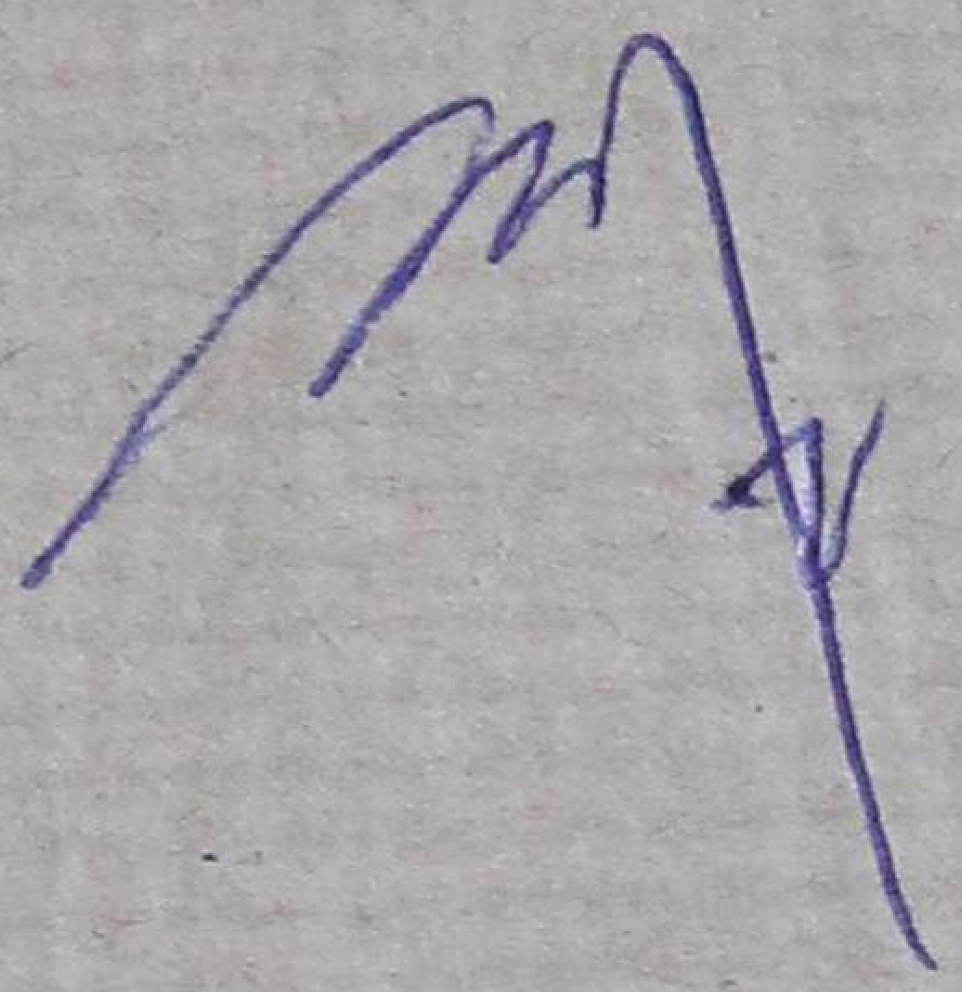




تصویر غم



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تصویرِ غم

ہندوستان کے قدیم و جدید مشہور و معروف شعراء یعنی میر انیس، امیر، مونس، اوج، شمیم
واصف، ہتین، شباب وغیرہ جیسے شہسوارانِ سخن کے ۵۰ انتخابی نوحوں کا مجموعہ

مرتبہ

عالیجناب سید غلام قنبر صاحب نقوی امروہوی

ملنے کا پتہ

کریمی کتب خانہ لال کنواں دہلی

قیمت ایک روپیہ

فہرست کتاب ہذا

نمبر شمار	نوحہ	صفحہ
١	اے اہلِ عزا گریہ و زاری کرو باہم، پھر آیا محرم	٣
٢	زخمی ہوئے جب شبیرِ خدا گھر میں خدا کے	۵
٣	اے شہ کے عزادارو کرو گریہ و زاری پھر آیا محرم	١٠
۴	شبیر نے اسلام کو اسلام کر دیا (١١) بے شیر کی گردن پہ جب تیر لگا ہوگا	١٣
٦	کہتے تھی شاہِ ہدا کون اٹھائے (١۴) ہے یادگارِ عونؑ سلطانِ کربلا	١٦
٨	لاش پر رو کے بانوؑ پکاری اے سکینہؑ	١٨
٩	بانوؑ کہتی تھی میرے گیسوؤں والے اکبرؑ	١٩
١٠	نوحہ یہ زینبؑ کا تھا عونؑ و محمدؑ اٹھو	٢١
١١	رو رو کے بیاں کرتی تھی ماں ہائے دلِ پُرغم ہے ہے بنے قاسمؑ	٢٢
١٢	کہتے تھے مسلمؑ کے پسر حارث نہ ہم کو قتل کر	٢۴
١٣	قبضہ میں تیرے حق کی مشیت ہے اے حسینؑ	٢۵
١۴	چھد گیا اولاد والو جب گلا بے شیر کا	٢٦
١۵	طلب حسینؑ جو پانی کا جام کرتے ہیں	٢٧
١٦	دو دو روز کے پیاسے کو رُلایا نہیں کرتے	٢٩

بقیہ فہرست صفحہ ١١٠ پر دیکھئے

تا عرش بریں جانے لگا نالۂ بلبل مرجھا گئے سب گل
گلشن میں صبا خاک اڑاتی ہے بصد غم پھر آیا محرم

لالہ کے جگر میں بھی ہے داغ شہ ذیشاں سنبل ہے پریشاں
غم میں پسر فاطمہ کے روتی ہے شبنم پھر آیا محرم

پتوں سے درخت آج ہیں ملتے کف افسوس گل ہو گئے بیہوش
بار غم شہ سے ہے ہر اک شاخ شجر خم پھر آیا محرم

زہرا نے گریبان کفن چاک کیا ہے مصروف بکا ہے
لازم ہے مجھے تو کہ بچھاؤں صف ماتم پھر آیا محرم

اب یاد کرو سبط پیمبر کی مصیبت غربت کی شہادت
اک دم بھی نہ بھولو الم شاہ دو عالم پھر آیا محرم

مظلوم حسینا کہو مغموم حسینا لخت دل زہرا
مقتول جفا فدیۂ داور کہو ہر دم پھر آیا محرم

روتی تھی غمِ سیّدِ ابرار میں مومن سر پیٹ کے اپنا
سب جن و ملک کہتے ہیں با دیدۂ پُرنم پھر آیا محرم

نوحہ

زخمی ہوئے جب شیرِ خدا گھر میں خدا کے
رونے لگے سب جن و ملک خاک اڑا کے
طاعت ہے یہ طاعت کہ ہوا فرق دو پارہ
دیکھا بھی نہ قاتل کی طرف سر کو اٹھا کے

خون بہتے جو دیکھا تو کیا شکر کا سجدہ ؛ جس دم خبرِ قتلِ پدر بیٹوں کو پہونچی
ہاتھوں سے سرِ پاک کے ٹکڑوں کو ملا کے ؛ مسجد میں تڑپتا ہوا دیکھا انہیں جا کے

ہاتھوں سے لگے پیٹنے سر چھاتیاں اور منہ
قدموں پہ گرے رو کے شہِ عقدہ کشا کے
چلاتے تھے بابا ہمیں قاتل کو بتا دو
کس نے تمہیں زخمی کیا تلوار لگا کے
پھر کہہ کے تڑپنے لگے شبرؑ و شبیرؑ
فرمایا علیؑ نے انہیں چھاتی سے لگا کے
کیوں روتے ہو جو ہونا تھا وہ ہو چکا پیارو
مسجد سے ہمیں لے چلو اب گھر میں اٹھا کے

حیدرؑ کو اٹھا لائے جو شہزادۂ کونین
فریاد لگے کرنے حرم ڈیوڑھی پہ آ کے
چلائی یہ زینبؑ کہ غضب ہو گیا لوگو
بابا مرے مسجد سے پھرے خون میں نہا کے

زینبؑ نے جو یہ حال سُنا رو کے پکاری
یا فاطمہؑ بیٹی کی خبر لیجیے آ کے

کیا شوہرِ زہراؑ سے عداوت تھی کہ تلوار
لایا تھا لعیں زہر کے پانی سے بجھا کے

پھیلا ہے ورم تا بہ جبیں کیا کروں تدبیر
افسوس کہ قابل نہیں یہ زخم دوا کے

تھے غش میں شہہ عقدہ کُشا بند تھیں آنکھیں
پھرنے لگے سب گرد و بچھونے پہ لٹا کے

تم سوتی ہو تربت میں کسے لا کے دکھاؤں ☆ شمشیرِ ستم سر پہ چلی شیرِ خدا کے
مرتے ہوئے تم نے ہمیں سونپا تھا پدر کو ☆ اب وہ بھی چلے تیغِ ستم فرق پہ کھا کے

شبیرؑ کا پھر ہاتھ دیا دستِ حسنؑ میں
عباسؑ نے تب رو دیا گردن کو جھکا کے
فرمانے لگے پیارو نہ کرو گریہ و زاری
تم کو بھی اُٹھانے ہیں ستم اہلِ جفا کے
ماموس شہ اتنا تھا حیدرؑ کو تو پاس اپنے بلاکے
سمجھانے لگے بچوں کو سخن صبر و رضا کے
کس طرح اب لے جاؤں مدینہ میں پدر کو
تقدیر نے لوٹا ہمیں پردیس میں لا کے

دیکھا کئے حیدرؑ اُسے باگریہ و زاری ۞ شبیرؑ سے فرمایا کہ سونپا اسے تم کو
کچھ کان میں باتیں کہیں نزدیک بلا کے ۞ بندہ ہے یہ آقا ہو تم اس اہلِ وفا کے

اے لال یہ کام آئے گا اک روز تمہارے
کٹوائے گا ان ہاتھوں کو یہ نہر پہ جا کے
شبیر نے بھائی کی طرف ہاتھ بڑھائے
عباس گرے پاؤں پہ شاہ شہدا کے
دو روز تلک غش پہ غش آیا کئے پیہم
تھا حشر بپا گھر میں امام دوسرا کے
اثنا عشری میں ہے جو کرنے لگے فریاد
چودہ طبق اک بار ہلے ارض و سما کے

تھا شور کہ اب لے گا یتیموں کی خبر کون ٭ دے غسل و کفن گھر سے جو تابوت نکالا
تھے شبیر خدا خلق میں وارث غربا کے ٭ بیٹوں نے کیا دفن نجف میں انہیں جا کے

بس اتنی پہ اب خالقِ اکبر سے دعا ہے
پہنچا دے مجھے روضہ پہ شہؑ عقدہ کشا ہے

نوحہ

اے شہ کے عزادارو کرو گریہ و زاری پھر آیا محرم
پھر چلنے لگی دل پہ غمِ شہؑ کی کٹاری پھر آیا محرم
ان روزوں میں ہے بے چین محمدؐ ہیں عزیز و رقت ہے علیؑ کو
پہ سایہ بیکسی کا چلو فاطمہؑ لو دو پھر آیا محرم

دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے ہے جوش پہ رقت ✽ ان روزوں میں مارا گیا ہمشکلِ پیمبرؐ یعنی علی اکبرؑ
ان روزوں میں پائی شہِ دیں نے شہادت پھر... ✽ ان روزوں میں زینبؑ کے رہی سر پہ نہ چادر پھر...

ان روزوں میں زینبؑ کے جو فرزند تھے پیارے پیارے سے گئے مارے
جنت کی طرف ماموں کے ہمراہ سدھارے پھر آیا محرم

اس ماہ میں چھید آگیا اکبرؑ کا کلیجہ اصغرؑ ہوا پیاسا
اس ماہ میں چھینے گئے ناداں کے گہر ہم پھر ۔۔۔

یہ ماہ وہ ہے بیوہ ہوئی فاطمہ کبراؑ دولہا گیا مارا
اس ماہ میں بے جان ہوئے عباسؑ دلاور پھر ۔۔۔

بپا کرو ساماں عزائے شہ والا ہے حالت تغیر
زہراؑ و یداللہ کو پرسا دو یہ کہہ کر پھر آیا محرم

نوحہ

شبیرؑ نے اسلام کو اسلام کر دیا ٭ سر دے کے راہ حق میں بڑا کام کر دیا

اُمت کی خاطر اپنا بھرا گھر لُٹا دیا
بخشش کا عاصیوں کی سر انجام کر دیا
اے فاطمہؑ کے لال یہ تیرا ہی کام تھا
زندہ جہاں میں مذہب اسلام کر دیا
سب گھر لٹا کے دین نبیؐ کو بچا لیا
پورا اپنے نانا کا پیغام کر دیا
یعقوبؑ دیکھیں ذرا صبر حسینؑ کو
اکبرؑ سا بیٹا فدیۂ اسلام کر دیا

خنجر گلے پہ پھرتا رہا شکرِ حق کیا ⁂ جو انبیاءؑ نہ کر سکے وہ کام کر دیا
دو دن کی بھوک پیاس میں سہتے رہے ستم ⁂ راہِ خدا میں ہو گئے فدا نام کر دیا۔

پڑھ کر سرِ حسینؑ نے قرآن شام میں
تبلیغ دینِ حق سرِ عام کر دیا

کیوں شق ہوئی زمیں نہ کیوں آسماں گرا
سر اپنا تیغ نیچے شمر کا سرِ عام کر دیا

ہوگا حسینؑ سا بھی بہادر ذرا سا شیرؑ
ناحشر نام رہ گیا وہ کام کر دیا

نوحہ

بے شیر کی گردن پہ جب تیر لگا ہوگا ∴ اکبرؑ کے کلیجے پہ برچھی جو لگی ہوگی
رن میں شہِ والا کا کیا حال ہوا ہوگا ∴ بانوؑ کے بھی سینہ میں ایک درد اٹھا ہوگا

لپٹ کے گلے اپنے شہ رو کے بہت ہولے
عباسؑ کا لاشہ جب دریا پہ لا ہو گا
وہ وقت بھی کیا ہو گا عاشور محرم کا
بیمار کا خط جس دم حضرتؑ نے پڑھا ہو گا
بانوؑ کی عجب حالت اسوقت ہوئی ہو گی
رن سے جب قاسمؑ کا لاشہ جب آیا ہو گا
بابا شہ کے مرنے کی حالت جو بنی ہو گی
رو رو کے سکینہؑ نے کیا حال کیا ہو گا

نوحہ

کہتے تھے شاہِ ہدا کون اُٹھائے علم ✤ مر گیا بھائی میرا کون اُٹھائے علم

اب نہیں یاں شہ کا نام ہو گیا قصہ تمام
باقی ہیں یاں زین العبا کون اٹھائے علم

ہائے برادر نہیں قاسم و اکبر نہیں
جب ہو یہ حالت بھلا کون ......

بھائی بھتیجے میرے خلد میں سب جا بسے
کوئی نہ باقی رہا کون ......

جو میرے غمخوار تھے جتنے کہ انصار تھے
سب ہوئے مجھ پہ فدا کون اٹھائے علم

سینہ میں ناسور ہیں آنکھیں بھی بے نور ہیں ⁂ زینتِ لشکر میرا ثانیٔ جعفر میرا
دور نہیں ہے قضا کون ...... جب نہ ہو وہ باوفا کون ......

اماں ملی تھی کوتر زمیں رو رہے تھے اہلِ کیں
شہ نے یہ جس دم کہا کون اُٹھائے علم

نوحہ

ہے یادگار دعوتِ سلطانِ کربلا
پیاسا شہید ہو جب مہمانِ کربلا
بوقت رحیل حرم پہ لاشہ حسینؑ کا
حسرت سے دیکھتے ہیں اسیرانِ کربلا

موجوں میں اضطراب ہے دریا ہے بیقرار
پیاسا شہید ہوتا ہے سلطانِ کربلا ❊
برچھی جگر پہ کھا کے جو اکبرؑ ہوئے شہید
لاشہ اُٹھانے آئے ہیں ذیشانِ کربلا

خیمہ میں اہلبیت کے محشر بپا ہوا
رخصت ہوا حرم سے جو مہمانِ کربلا

جلتی ہوئی ریگ بیابانِ کربلا
عریاں تھا جس پہ لاشۂ سلیمانِ کربلا

کیا ہوتے ہیں ظلم و ستم وا مصیبت
تنہا حسینؑ اور وہ زندانِ کربلا

تھی جس کے دم سے کعبۂ ایماں میں روشنی
اب وہ چراغ گل ہے تہہ دامانِ کربلا

قبرِ نبیؐ پہ رو کے یہ سجادؑ نے کہا ⁂ خاک شفا حسینؑ کے خوں سے زمیں ہوئی
لو آج لٹ کے آئے ہیں مہمانِ کربلا ⁂ سارے جہاں پہ ہو گیا احسانِ کربلا

نوحہ

لاش پہ رو رو کے بانوؑ پکاری اے سکینہؑ
ساتھ تم نے دیا شہ کا پیاری اے سکینہؑ

جب دکھ و درد تم نے اٹھائے ہائے ہائے
تم نے صدمے اٹھانے کے واری اے سکینہؑ

تم کو بابا کی گودی میں رکھ کر خوب رو کر
چل بسی تیری الفت کے واری اے سکینہؑ

شمر نے تجھ کو مارے طمانچے دے دے کے صدمے
بالیاں چھین لیں تیری ساری ......

رحم آیا نہ بچی کے اوپر چھینے گوہر ٭ ہو گیا خون کانوں سے جاری ......

کیا کرے دفن کا تیرے ساماں قید میں ماں
سر پہ چادر نہیں میرے واری .....

مجھ کو بلوانا تم جلد ہی کربلا میں۔
کہ ہے دربدر ایک لونڈی تمہاری اے سکینہؑ

نوحہ

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے اکبرؑ
صدقے جاؤں مجھے پاس اپنے بلالے اکبرؑ
یہ آنکھوں میں ہے تاریک جہاں تیرے بغیر
میرے مہتاب میرے گھر کے اجالے اکبرؑ

ہے غضب سینہ سپر ہونے کو میں آنہ سکی
تیری چھاتی پہ لگے ظلم کے بھالے اکبرؑ ٭
کس طرف سوتے ہو آواز تو دو مادر کو
گھر سے نکلی ہوں کلیجہ کو سنبھالے اکبرؑ

بٹھا کر ساتھ علیؑ اصغرؑ بھی گئے دنیا سے
اب بھلا گود میں بانوؑ کے پالے اکبرؑ

سر کٹانے کو چلے ہیں سوئے میداں شبیرؑ
اپنی ماں کو رنڈاپے سے بچالے اکبرؑ

خاک سے میں تجھے گودی میں اٹھاؤں کیونکر
درد ہوگا کہ ترے زخم پہ ہاں آئے اکبرؑ

مجھ کو تو باندھ کے لئے جاتے ہیں اعدا سوئے شام
اب تیری لاش ہے زہراؑ کے حوالے اکبرؑ

بیڑیاں پاؤں میں عابدؑ کے ہیں گردن میں ہے طوق
قید سے تو میرے یوسف کو چھڑا لے اکبرؑ

⁂

قد ترا سرو سا جس دم مجھے یاد آتا ہے
رو کے قمری کی طرح کرتی ہیں نالے اکبرؑ

نوحہ

نوحہ یہ زینبؑ کا تھا عونؑ و محمدؑ اٹھو
تم پہ یہ مادر فدا عونؑ و محمدؑ اٹھو
سوتے ہو کیا لاڈلو جاؤ عدو سے لڑو
نیند ہے ایسی بھی کیا عونؑ و محمدؑ اٹھو
ماموں کی نصرت کو جاؤ لڑتے ہیں اعدا بچاؤ
یاں پڑے سوتے ہو کیا ....
خون میں ہو تم کیوں بھرے کیا کٹے کسی سے لڑے
مجھ کو بتا دو ذرا ....

تم تو ابنِ سعد کا کرنے کو تھے سر جدا
وہ ہے جیتا بچا ....
✤
صدقے یہ ماں تم پہ ہائے میرے لاڈلو
تم کو یہ کیا ہو گیا ....

تم نے لی راہ جناں اب جیئے کیونکر یہ ماں
وائے حسرت مجھ سے وفا عون و محمد اٹھو

میرے مقدر میں تھا داغ تمہارا لکھا ......
لائی تھی تم کو قضا ......

کیوں نہ میں سر پیٹوں آہ کرے حسرت مجھ کو تباہ
اب میں کروں جی سے کیا ......

ہائے ربابہ حزیں ہلتی تھی رن کی زمیں
کہتی تھی جب ماں بکا عون و محمد اٹھو

نوحہ

رو رو کے بیاں کرتی تھی ماں با دلِ پر غم ہے ہے بنے قاسم
تم دولہا بنے اور میں بنی صاحبِ ماتم ہے ہے بنے قاسم

اے روشنیٔ چشم مرے گھر کے اجالے
کسطرح سے غم میں ہے یہ باپ اجالے پاس بے غم جیے
اندھیر ہے بیٹا میری نظروں میں یہ عالم ہے ہے....

افسوس صد افسوس یہ بچپن کا رنڈاپا کسطرح کٹے گا
ہے ہائے یہ ماتم ہے ہے....
کچھ دیکھ کے تشفی سے سمجھائے تو جاؤ کچھ راہ بتاؤ
دیکھو تو وہ دولہن روتی ہے سر اپنا کئے خم ہے ہے....

بی بی جی رہی دیکھنے کو لاشہ تمہارا دل کیوں نہ ہو پارہ
کیوں پیٹیں نہ سر کس سے کہیں اب با دل پہ غم ہے ہے بنے قاسم

اک شب کی دولہن ہے اسی شرم آتی ہی بیٹا پھٹتا ہے کلیجہ
کرسکتی نہیں لاش پہ دل کھول کے ماتم ہے ہے....
کیونکر نہ رباب اپنا کرے چاک گریباں اور حال پریشاں
ماتم میں ترے آج ہر اک چشم ہے پرنم ہے ہے بنے قاسم

نوحہ

بچے ہیں مسلمؑ کے پسر حارث نہ ہم کو قتل کر
زندہ ہی لے چل باندھ کر حارث نہ ہم کو قتل کر
ظالم خدا کے واسطے گیسو ہمارے چھوڑ دے
بچپن ہے بچے ہیں تو رحم کر حارث نہ ہم ......
ظالم ترے مہمان ہیں اور فاطمہؑ کی جان ہیں
ہم پہ نہ اتنا ظلم کر حارث نہ ......
لے چل مدینے کی طرف ہم شہنشاہ نجف
دیں گے دعا ہم بچے پدر حارث ......

تھوڑا ہمیں پانی پلا پیاسے ہیں ہم اے پُر جفا ٭ زندہ اگر لے جائے گا کچھ فائدہ تو پائے گا
بس رحم کر. خالق سے ڈر حارث ...... پچھتائے گا سر کاٹ کر حارث نہ ہم کو قتل کر

نوحہ

قبضہ میں تیرے حق کی مشیت ہے اے حسینؑ
تو وارث قرآن و شریعت ہے اے حسینؑ

چھوڑا نہ ساتھ کوفہ و بازار شام تک
دیکھا بہن کی کیسی محبت ہے اے حسینؑ

جلتی زمیں پہ نیزوں پہ تیغوں کی چھاؤں میں
کتنی عظیم تیری عبادت ہے اے حسینؑ

نانا کا دین تو نے بچایا کٹا کے سر
ممنون آج تیری رسالت ہے اے حسینؑ

مانے نہ مانے کوئی مگر بات ہے یہی ؂ اسلام آج تیری بدولت ہے اے حسینؑ

نوحہ

چھد گیا اولاد والو جب گلا بے شیر کا
رو دیئے دشمن تلک یہ حال تھا بے شیر کا

حضرت عباسؑ کے شانے کاٹے جا چکے
مرنے جاتا ہے پسر حضرت شبیرؑ کا

اکبرؑ محروم کے سینہ میں درد ہے
دم نکلتا ہے رسولؐ اللہ کی تصویر کا

سر دیا صدقے جواں فرزند اپنا اے فلک
کیا کلیجہ تھا جناب بانوئے دلگیر کا

قطرہ پانی کا نہ پایا کربلا کے دشت میں
بن گیا اصغرؑ نشانہ حرملہ کے تیر کا۔

وقتِ آخر شمرؔ لعہ سے شبیرؑ نے رو کر کہا ⁂
سر نہ کھلنے پائے بلوے میں مری ہمشیر کا

زین العبا یہ کہتے تھے اعدا سے راہ شام میں
ہائے لنگر اٹھ نہیں سکتا ہے اب زنجیر کا

نوحہ

طالب حسینؑ جو پانی کا جام کرتے ہیں
سپاہ شام سے حجت تمام کرتے ہیں

حسینؑ سہتے ہیں پر ظلم و ستم جو اعدا کے
برائے بخشش امت یہ کام کرتے ہیں

کسی بشر کی یہ ہمت نہیں زمانے میں
جو کچھ حسین علیہ السلام کرتے ہیں ؎

عدو نے کچھ نہ کیا اُن کا ہائے پاسِ ادب
فرشتے جن کا بہت احترام کرتے ہیں

لٹا رہے ہیں گھر اپنا بیان کرب و بلا
حسینؑ وعدۂ طفلی تمام کرتے ہیں

لگاتا ہے کوئی تلوار کوئی تیر جفا
طلب عدو سے جو پانی کا جام کرتے ہیں

حسینؑ دیتے ہیں سر تین دن کی پیاس میں آہ
جو انبیاؑ سے نہ سنبھلا وہ کام کرتے ہیں

خدا نے چادرِ تطہیر بھیجی جن کے لئے
برہنہ سر انہیں اب اہل شام کرتے ہیں

برائے امتِ جد کر کے اپنے سر کو فدا
حسینؑ اپنا زمانے میں نام کرتے ہیں

لعینوں پانی پلا دو ذرا سا اصغرؑ کو ✤ حسینؑ رن میں ہر ایک سے کلام کرتے ہیں

خوشا نصیب شیعوں کا جو کہ وزن ہیں۔
غم حسینؑ میں عمر اپنی تمام کرتے ہیں۔

نوحہ

دو روز سے پیاسے کو رلایا نہیں کرتے
پانی و نہیں دکھلا کے بہایا نہیں کرتے
گھر چھوڑ کے جب آجاتا ہے گھر کوئی مسافر
نیزہ و تبر و تیر لگایا نہیں کرتے

مشہور یہی ہے کہ مسلماں کا مسلماں ⁂ پیاسا کوئی بچہ ہو تو پلواتے ہیں پانی۔
بے جرم و خطا خون بہایا نہیں کرتے ⁂ پانی کے عوض تیر لگایا نہیں کرتے

بے جان جسے کرتے ہیں چھٹ جسم سے اُس کے
سر کاٹ کے نیزہ پہ چڑھایا نہیں کرتے

نوحہ

اے یارو آج حیدرؑ کرار اٹھ گیا
ہے ہے نبیؐ کے دین کا سردار اٹھ گیا

زینبؑ پکاری روضۂ احمدؐ کو دیکھ کر
نانا جی گھر کا آپ کے مختار اٹھ گیا

سر پٹیو دوستانِ علیؑ غم میں روز و شب ⁂ نوحہ پڑھ کے روتی تھی کلثومؑ غم زدی
مشکل کشا و قاتل کفار اٹھ گیا ⁂ ہے ہے حسنؑ حسینؑ کا غم خوار اٹھ گیا

تیر پہ ہیں اور مدینہ میں یہ دھوم تھی مچی،
لو آج شیرِ عرب کا وہ جرار اٹھ گیا
حسینؑ سر کو پیٹ کے کہتے تھے بار بار
ہم کو یتیم کر کے وہ سردار اٹھ گیا،
مجروح ابنِ ملجمِ ملعون کے ہاتھ سے
سجدہ ہی میں نبیؐ کا وہ دلدار اٹھ گیا
وہ کھا کے تیغ سجدۂ خالق میں مومنو
افسوس ہو کے خون میں سرشار اٹھ گیا
اے آہ شہ کے لاشہ پہ یہ کہتے تھے حرم
صد حیف آج جعفرِ طیارؑ اٹھ گیا

نوحہ

کہتے تھے زہراؑ کے لال تنگ ہیں جینے سے ہم ∴ غم سے ہے دِل پائمال تنگ ہیں جینے سے ہم

نانا بھی سر پہ نہیں آپ بھی اب چل بسیں
بابا ہیں غمگیں کہاں تنگ ہیں جینے سے ہم
اتنا بھی کوئی نہیں پوچھے کہ کیوں ہو حزیں
کس سے کہیں ہم یہ حال ہائے تنگ......
کرتوں کو عماموں کو کوئی نہیں دھوتا ہے
آپ ہی کو تھا یہ خیال ہائے تنگ......
دیکھو تو اٹھ کر ذرا کھانے کا وقت آچکا
بھوک سے دل ہے نڈھال ہائے تنگ......

گردے زلفیں تمام اڑ گئیں اے نیک نام
زندگی ہے اب وبال ہائے تنگ......
✣
ٹکڑے نہ ہو دل بھلا اس کی ہیں وجہ کیا
سن کے یہ غم کا مقال تنگ ہیں جینے سے ہم

نوحہ

اے دشتِ کربلا، اے ارضِ نینوا

مہمان سے وفا اک رسم عام تھی

شبیرؑ کے لئے یہ رسم کیوں ہٹی

غیرت کو کیا ہوا۔ اے دشتِ کربلا اے ارضِ نینوا

ننھی سی جان نے کرڑوا سا پھل چکھا

ایک تیر آکے اس معصوم کے لگا

اور چھد گیا گلا، بچہ تڑپ گیا۔ اے دشتِ کربلا اے......

مہمان بلایا۔ پانی نہ پلایا۔

مارے گئے عزیز، انصار و اقربا

یوں حق ادا کیا۔ اے دشتِ کربلا اے ارضِ نینوا

خط پہلے بھیجنا، پھر خط کا یہ جواب
خنجر کی دعوتیں، اور ابنِ بوترابؑ
کھانا وہ زخم کا۔ اے دشتِ کربلا اے.....

سقائے اہل بیت عباسؑ نام دار
قربان ہو گئے، بھائی پہ جاں نثار
وہ پیکرِ وفا۔ اے دشتِ کربلا اے.....

میت پہ کس کی ہے سہرا بندھا ہوا
کس کا جنازہ ہے ایسا سجا ہوا۔
دولہا بنا ہوا۔ اے دشتِ کربلا اے......

جلتی زمین پر سب کو سُلا دیا۔

لاشوں کا بستر ا کیسا لگا دیا

اے وا مصیبتا۔ اے دشتِ کربلا اے ارضِ نینوا

لاشے بغیر سر ہوتے ہیں پائمال۔

کیا ایسے ہو گئے تھے فاطمہؑ کے لال

کیسا سلوک تھا۔ اے دشت کربلا اے ......

شبیرؑ کا الم، شبیرؑ کی قسم

ہوگا نہ مرتے دم نقوی کے دل سے کم

جو حال ہو مرا۔ اے دشتِ کربلا اے ارضِ نینوا

نوحہ

حرؔ شمرِ لعیں سے کہہ کر اٹھا میرا مقدر پھر گیا
میں شاہ کی جانب چلا میرا مقدر پھر گیا

دیکھ شمرِ رو سیاہ شہ کی عنایت کو ذرا
مجھ کو حرِ اول کر دیا میرا مقدر پھر گیا

میں خدمت میں شہ کی گیا تا بخشیں میری خطا
مجھ کو گلے لپٹا لیا میرا مقدر ......

دوزخ میں تو تھا لے چلا ہمراہ مجھ کو لے چلا
پہنچا گیا فضلِ خدا میرا ......

تو سوئے دوزخ جائے گا مجھ کو بہشت ہاتھ آئے گا
سب ہے یہ صدقہ شاہ کا میرا ......

تحسین ہیں کہتے مصطفیٰؐ حیدرؑ ہیں کہتے مرحبا ؎ حق نے دیا یہ مرتبہ میرا ......

زہراؑ کی آتی تھی صدا یہاں ہے سجادؑ دلگیر میرا
یہ خلق اور یہ خاک پہ میرا مقدر پھر گیا
زینبؑ مجھے بھائی کہے او ستم یہ تو دیکھیے
جو ہووے فاقوں جاں میرا ......
عباسؑ کہے یہ آرزو یہاں سے چلوں بابا آبرو
کہتا لبوں سے کربلا میرا مقدر پھر گیا

نوحہ

کہتی تھی صغراؑ کھڑی کنبہ سے اب چھٹتی ہوں ⁂ غور تو کیجئے پدر منھ کو نہ آئے جگر
آئی یہ کیسی گھڑی کنبہ سے اب چھٹتی ہوں ⁂ جاتا ہے سب گھر کا گھر کنبہ سے اب چھٹتی ہوں

چونکہ یہ لیل و نہار رہتا ہے مجھ کو بخار
اس پہ یہ تقصیر وار کنبہ سے اب چھٹتی ہوں

ہائے غضب میرے رب وہ غضب ہے کیوں سبب
چھوڑتے ہیں مجھ کو سب کنبہ سے ......

آج مقدر مرا دیتا ہے مجھ کو دغا
ہوتی ہے مجھ پہ جفا کنبہ سے ......

آیا کسی کو نہ ترس کیا کہوں یارب ہے بس
روتی ہے گھر گھر قفس کنبہ سے ......

روؤں نہ کیوں زار زار کیوں نہ ہوں میں بے قرار
اے مرے پروردگار کنبہ سے ......

واصفِ شاہِ زماں کہتی تھی وہ ناتواں
بچنا میرا اب کہاں کنبہ سے اب چھٹتی ہوں

نوحہ

شمر نے کہا نامہ بر کیوں مجھے رلواتا ہے
کس کا وطن کس کا گھر کیوں مجھے رلواتا ہے
کون لکھے گا ارے سب ہو چکے کاتب شہید
کیا لکھوں المختصر کیوں مجھے رلواتا ہے
نامہ پڑھوں کیونکر آہ مر گئے اکبر شاہ
لے گئے نور نظر کیوں مجھے......
صغرا بھائی جان باپ کے نام و نشاں
وہ لے گئے درد و کمر کیوں......

ہم ہیں پا در رکاب ہے یہی خط کا جواب
کہنا کہ بس صبر کر کیوں مجھے......

قاسم عالی مقام دولہا بنے والسلام
دے گئے داغ جگر کیوں مجھے......

اصغرؑ تشنہ وہاں تنہا پسر بے زباں.
سوتے ہیں وہ خاک پر کیوں مجھے رلواتا ہے
کس سے کہوں اب سلام اور کسے دوں پیام
کر گئے ساتھی سفر کیوں مجھے ......
جن کو لکھے ہیں پیام قضا ہے ان کا مقام
کون انہیں دے خبر کیوں ......
نوحہ منیںؑ کا یہ تھا قدر نے پدر اب
وہیں پکارا مگر کیوں مجھے رلواتا ہے.

نوحہ

کہتی تھی صغراؑ پدر خوب دوا کی ہیری.
اے دلِ خیر البشر خوب دوا کی ہیری

مردے ہزاروں جیے آپ کے اعجاز سے
میرے مسیحا مگر خوب ......

کوئی نہیں بجز چشم زار اپنا نہیں غمگسار
ہوتی ہے روتے سحر خوب ......

عارضۂ دردِ سر اس کی دوا یہ پچار
پیٹا کروں عمر بھر خوب دوا ......

آتی نشانی تو ہائے آپ نہ تشریف لائے ،
کر دیا ویران گھر خوب دوا کی میری ،

کیوں یہ سُنائی سُنی ہائے نہ میں مر گئی ⁂ ٹوٹ گئی سُن کے آس ہو گئی جینے کی یاس
ہوگیا گھایل جگر خوب دوا ...... آہ دل نوحہ گر خوب ....

چرخ قیامت نہ آئی اور دم سے پردیسی ہائے
مرتے گئے یوں سر بسر خوب دوا کی ہیرگی
جان بلب سے مثل عمر میں ترے شاد دیں
کس سے کہوں پیٹ کر خوب دوا کی ہیری

نوحہ

مسلم پہ پیار کرتے تھے باگریہ زاری، اتنا نہیں کوئی
شبیر سے کہدے جو روداد ہماری، اتنا نہیں کوئی

گر بادِ صبا ہووے مدینہ میں گذارا، شبیر سے کہنا
ہے دشمن جاں آپ کا یہ فرقہ ناری، اتنا....

⁂

گر بیچ میں قرآن کو یہ دیوینگے ناری، پھر جائینگے اللہ
برگشتہ ہے اب کوفہ کی خلقت یہاں ساری....

ہیں قتل مجھے کرنے کو یہ بام پہ لائے سر کاٹنے جس نے میرا
ثابت نہیں کرتے ہیں یہ تقصیر ہماری، اتنا نہیں کوئی

مرتے کو مسلماں کے کفن دیتے ہیں بیکس یہ یتیم جہاں کے
محتاج کفن رہ گئے کس پاس لاش ہماری، اتنا.....

بیٹے بھی ہم سے چھوٹ گئے مجھ سے پہلے آ کر یہ میں ہو گیا تنہا
تقدیر میں تھی ایسی لکھی موت ہماری، اتنا.....

نوحہ

شورِ یتیموں کا نکلا کوئی بچا لو ہمیں ✤ ماں سے ہوئے ہم جدا باپ بھی مارا گیا
کوفیو بہرِ خدا کوئی بچا لو ہمیں ✤ اب ہے یہ سر پر قضا کوئی.....

تیغ کو تولے ہوئے سر پہ کھڑا ہے لئے
عزم ہے اب ذبح کا کوئی......
قتل سے اہل جفا کوئی......
زلفیں نہیں چھوڑتا منھ کو نہیں موڑتا
کرتا ہے ظلم و جفا کوئی......
دونوں ہیں ہم بے گناہ سنتا نہیں روسیاہ
گھیرے ہیں اب ذرا کوئی بچا لو ہمیں
ہائے نہ گھر جا سکے موت کے بس میں پڑے
کون مبین تھا وہاں سنتا جو اُن کی فغاں
رہ گئے کرتے بکا کوئی بچا لو ہمیں۔

نظم

کچھ دل کی کہو گے چھاتی سے لگو گے۔
کیا حال ہے اکبرؔ مجھے زندہ بھی رکھو گے۔

خط فاطمہؑ بیمار کا آیا ہے وطن سے
ہم شکل نبیؐ کچھ اسے پیغام نہ دو گے

تکتے ہو بہت یاس سے ہر بار جو گھر کو
جی چاہتا ہے ملنے کو ماں پاس چلو گے

کی ماتمِ عباسؑ نے خم پشت مگر تم
دکھلاتی یہ دنیا ہے کہ اب تم بھی مرو گے

کیا پتلیاں بے نور ہیں اور چہرہ ہے کیوں زرد
اٹھارہ برس والے جیتے کہ مرو گے

نوحہ

کیوں عرض مبتلیٰ کرتا نہیں شہ سے کہ آقا
ناداری سے مرتا ہوں خبر میری نہ لو گے

شاہ ہیں مہمان آج چار پہر رات تک
باقی ہے زینبؑ کا راج چار پہر رات تک

پڑھتے ہیں شاہِ حجاز آخری شب کی نماز
حق سے ہے راز و نیاز چار پہر رات تک
ہوتے ہیں شہ بار بار لاڈلی سے ہم کنار
یعنی یہ مہماں ہے پیار چار پہر......
کہتے ہیں کہ لاڈلی چاہتا ہے اب تو جی
باتیں سنوں میں تری چار پہر......
برہنہ سر ہوں گی سب آل امیر عرب
پردہ نشینی ہے اب چار پہر......

ماتمِ شاہِ اُمم تعزیہ پر یہ علم ⁘ کیوں نہ منتقل ہوئے گا خانہ بخانہ بھلا
ختم ہے ہے یہ ستم چار پہر...... باقی ہے یعنی عزا چار پہر......

نوحہ

بیدار ہو عابدؑ ہو ہشیار ہو عابدؑ

جاتا ہے پدر رکھ کے خبردار ہو عابدؑ

محضر میں شہادت مری اور تیری اسیری

ہے وعدہ یہ لکھا ہوا تیار ہو عابدؑ

ہاتھوں سے اگر تیرے عناں صبر کی چھوٹی

ایسا نہ ہو محنت مری بیکار ہو عابدؑ

اکبرؑ بھی روانہ ہوئے اصغرؑ بھی سدھارے

بس تم ہی امامت کے سزاوار ہو عابدؑ

ان ہاتھوں سے تھاموگے مہار اونٹوں کی تا شام ؛ یہ حلق نہیں خنجر و شمشیر کے قابل

یہ پاؤں ہیں اور جنگل پرخار ہے عابدؑ ؛ بس اس کے لئے طوق گرانبار ہے عابدؑ

کچھ غیظ و غضب کرنا نہ اس امتِ جابر پہ عابدؑ

و دوروں کی جفا برسرِ بازار ہے عابدؑ

پیمبر کے مونس شاہ روانہ ہوئے رن کو

اللہ تمہارا بھی مددگار ہے عابدؑ

نوحہ

جب ظالموں نے خیمہ جلایا حسینؑ کا

کنبہ برہنہ سر نکل آیا حسینؑ کا

گھر پر بلا کے پیاسا کیا ذبح بے گناہ ⁂ اکبرؑ کے بعد شہ کو دکھائی نہ دیتا تھا

تھی کیا خطا جو خون بہایا حسینؑ کا ⁂ اعدا نے جب چراغ بجھایا حسینؑ کا

زینبؑ پچھاڑیں کھاتی تھی جب شمر نے ارے
نیزہ پہ سر جو لا کے دکھایا حسینؑ کا۔
مقتل میں اہلِ بیت میں محشر ہوا بپا
ریتی پہ لاشہ جب نظر آیا......
بالی سکینہؑ باپ کے لاشہ پہ گر پڑی
لاشہ لپٹ کے بچی نے رویا حسینؑ کا
کیا سکینہ دل میں رکھتے تھے و اشتیاق دم
گھر دوپہر میں سارا جلایا......

نوحہ

پکڑے مہار اونٹوں کی رونے لگا ہے مقام
زنجیر میں بندھا پسر آیا حسینؑ کا۔
بانوؑ یہ بیاں کرتی تھیں بیدے کی دہائی، ہے ہے علی اصغرؑ
ایک بوند بھی پانی کی نہ اعدا نے پلائی ہے ہے علی اصغرؑ

ننھے سے گلے پہ ترے تیر ستم شقیہ اعدا نے لگایا ، ہے ہے علی اصغر
مٹی میں تری چاند سی تصویر ملائی ، ہے ہے مر جانی

افسوس کہ تجھے دودھ ملا اور نہ پانی ، ہے ہے دہائی ہے ہے....
کملائے ہوئے مکھڑے کے صدقے ہوئی دادی ، ہائے نہ پائے جو جوانی میں ہمیں

ہے ہے مری ارمانوں کی جا ، گھٹنیوں بھی چلنے نہ پائے ، ہے ہے....
افسوس یہ پیکاں ہوئی دودھ بڑھائی ہے ہے....

کیا صاحب اولاد نہ تھا ظلم کا بانی ، وہ دشمن جانی
جو خاک میں تصویر تری اس نے ملائی ہے ہے....

اِس جھولے میں اب کس کو جھلائے گی یہ مادر ہے ہے مرے دلبر
اور چھاتی پہ اب کس کو سلائیگی یہ دائی ہے ہے....

کن آنکھوں سے دیکھوں میں تری ننھی سی میت ہے سخت مصیبت
فریاد ہے فریاد ہے فریاد الٰہی ہے ہے علی اصغر

نوحہ

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

ظلم سہے شکرِ خدا کر گئے۔

باطلِ حق صاف جدا کر گئے۔

اُمتِ عاصی کا بھلا کر گئے۔

طفلی میں وعدہ کیا۔ اے تشنہ لب حسینؑ۔ کرب و بلا کو بسا۔ اے تشنہ لب...

بڑھ کے وفا کر دیا۔ 〃 〃 〃 〃 ۔ ہائے مدینہ چھُٹا۔ 〃 〃 〃 〃

نار سے اُمت کو رہا کر گئے۔

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

پالے جو ماں چکی تجھے پیس کر

گود میں اس ماں کی کٹے تیرا سر

پردہ کا موجد ہو فلک جس کا گھر

ہائے

ہاں وہ بے پردہ پھریں در بہ در

عترتِ حیدر غضب۔ ہو بے پھریں دربار میں۔ سب بے جفا بے سبب۔ ہوں پھر...

زینبِ عالی نسب۔ ہوں ،، ،، ۔شاہ کا گھر چھین سب۔ ہوں ،، ،،

اہلِ حرم شرم سے مر مر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

ہو گئے جب قتل شہِ بحر و بر

پھونک دیا ظالموں نے شہ کا گھر

گھس گیا خیمہ میں ہر ایک بشر

چھینی ردائیں بھی لیا مال و زر

سر پہ بلا آگئی۔ دیکھا کئے سب حرم ۔مسندِ احمدؐ چلی دیکھا کئے سب حرم

کچھ نہ کسی کی چلی ۔ دیکھا کئے سب حرم ۔ بچوں کے سِسکی لگی ۔ دیکھا کئے ۔۔۔

بچے کئی دہل کر ڈر ڈر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

جل چکے جب خیمۂ اہلِ حرم
قید کیا عابدؑ بے کس کو تب
تھے جلے خیموں میں حرم سب کے سب
ختم ہوا جبکہ دن اور آئی شب

سوچی یہ بنتِ علیؑ ۔ وقت ہے یہ رات کا ۔ سوتے ہیں بچے ابھی ۔ وقت ہے یہ ۔۔۔

شہ کی وصیت یہ تھی ۔ وقت ،، ،، ۔ کنبہ میں ہو بین بڑی ۔ وقت ۔۔۔۔

سونپ تو بھائی مجھے سب گھر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

ہاتھ میں اک ٹوٹا سا نیزہ لیا
خیمہ کے چو گرد پھریں بے رِدا
گزرا تھا کچھ وقت ابھی رات کا
ناگہاں دیکھا یہ عجب ماجرا
آرہا ہے ایک سوار۔ گھوڑا اُڑاتے ہوئے۔ رُخ اِسی سمت کو۔ باگ اٹھائے ہوئے
جاتے رہے سب حواس۔ اور بھی آئے ہوئے۔ بنتِ علیؑ شرم سی۔ سر کو جھکائے ہوئے
اشک مگر آنکھ میں بھر بھر گئے
شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

کہنے لگی شہ کی بہن دل کو تھام
کون اِدھر آتا ہے اور کیا ہے کام
کل ہمیں پھر لوٹنا شب ہے تمام

سوتے ہیں سب طفل ابھی بعد شام

کٹ گیا بھائی کا سر۔ لٹ چکے آفت زدہ۔ جل چکا بھائی کا گھر۔ لٹ چکے...

بھن چکے تابِ جگر۔ لٹ " " "۔ اب نہیں ہے مال و زر۔ لٹ " "

کھل گیا بیوؤں کا سر۔ لٹ " " "۔ " " "۔ لٹ " "

خویش و برادر لبِ کوثر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

جب نہ کیا کہنے کا اُسنے خیال

اور قریب آگیا وہ خوشخصال

آگیا زینبؑ کو بھی اس دم جلال

ہاتھ دیا باگ پہ گھوڑے کی ڈال

بولیں نہیں جانتا۔ دخترِ حیدرؑ ہوں میں۔ کیا نہیں پہچانتا۔ دخترِ حیدرؑ...

کہا نہیں گر ؤ انتا۔ دخترِ حیدر.... کہنا نہیں مانتا۔ دخترِ حیدر...

سُن کے یہ اُس شخص نے نعرہ کیا

اُلٹی نقاب اپنی جو ہیں برملا

اور پکارے کہ میں تجھ پر فدا

میں ہوں تیرا باپ میری صابرہ

تجھ پہ ہو صدقہ علیؑ۔ بھائی کی شیدا بہن۔ صابرہ بیٹی میری۔ بھائی کی...

دین کی عزت کی رکھی۔ بھائی کی شیدا بہن۔

تجھ سے رضامند برادر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

باپ کو پہچان کے وہ خوشخصال

رونے لگی باہوں کو گردن میں ڈال

کہنے لگی کیجئے بابا خیال

خون سے ہے پیرہن میری سارا لال

بھائی پہ جب تھی بلا۔ آپ کہاں تھے حضور۔ گھوڑے سے جب شہ گرا۔ آپ کہاں ....

جب کٹا بھائی کا سر۔ آپ ،، ،، ۔ جب جلا بیکس کا گھر۔ آپ ،، ،،

شمر بھی سینہ پہ تھا۔ آپ ،، ،، ۔

جانب فردوس بہتر گئے۔

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

سینہ پہ کڑیل کے بھی برچھی لگی

پانی کی خاطر گئی جاں سقہ کی۔

رانڈ جب ایک رات کی بیاہی ہوئی

گود بھی جب بھابی کی خالی ہوئی

کہتی تھی سر پیٹ کر۔ اے چھ مہینے کی جاں۔ واری گئی اے بے خبر۔ اچھ...

کیسے جئے نوحہ خواں۔ اچھ ،، ،، ۔ ماں تجھے ڈھونڈے کہاں۔ اچھ...

چھوڑ کے سب پہلوئے مادر گئے

شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے

نوحہ

سوتی تھی شہ دیں پہ ہو قرباں

ضعیفی میں جو ان کا داغ اٹھائے

چلاتی تھی مادر

کلیجہ تھام کر

شہ دیں لاشۂ قاسم جو لائے

بیبیاں سر پیٹ کر وا ابن حسن

ارے لوگو میرا نوشاہ آیا
لہو کی ہاتھ میں مہندی لگائے

رخِ قاسمؑ سے سہرے کو ہٹا دو
دلہن آئی ہے گھونگھٹ کو ہٹائے

اٹھی تعظیم کو ہر موجِ دریا
لبِ ساحل جو پہنچیں عباسؑ آئے

جب دیکھی لاش اکبرؑ کی تو ماں نے
علم سے کھول کر سر پیٹے ہائے

سہانی رات اُس مادر کی کیا ہو ٭ یہ اصغرؑ ہی کی ہمت تھی کہ رن میں
گھٹا میں چاند جس کا ڈوب جائے ٭ گلے پر تیر کھا کر مسکرائے

نوحہ

ادھر سے بے شیر کی کوئی خبر لے
مرا شہنشاہ رن میں پڑا ورنہ جائے

کہا بانو نے اصغرؑ تم کہاں ہو ⁂
یہ مادر اب کسے جھولا جھلائے

تر اشکوں سے ہوئی اصغرؑ کی تربت
یہ شہ نے جب آنسو بہائے

شہ کہتے تھے جنگاہ سے آؤ علی اکبرؑ ⁂ تنہا ہے یہ، اور لاکھوں عدو درپئے جاں ہیں
پھر چاند سی وہ شکل دکھاؤ علی اکبرؑ ⁂ نصرت کے لئے باپ کی آؤ علی اکبرؑ

قاسمؑ سے کہو تم کو بلایا ہے چچا نے
عباسؑ جو سوتے ہیں جگاؤ علی اکبرؑ

اصغرؑ سے جو دیکھا نہیں بیتاب ہے مادر
پھر آ کے اسے شکل دکھاؤ علی اکبرؑ

خیمہ مرا سنسان ہے تم جب سے گئے ہو
گھر چھوڑ کے جنگل نہ بساؤ علی اکبرؑ

دم پیاس سے ہے اصغرِؑ ناداں کا لبوں پر
پانی اسے اک بوند پلاؤ علی اکبرؑ

اب وقت نماز آیا ہے ہے ظہر کا ہنگام
پھر اپنی اذاں ہم کو سناؤ علی اکبرؑ

اب آیا ہے لینے کو تمہیں قاصد صغراؑ
بیمار کے تم لینے کو جاؤ علی اکبرؑ

آنکھوں میں بصارت نہیں تاریک جہاں ہے
تم ہاتھ مرا تھامنے آؤ علی اکبر

نیند اصغر ناداں کو نہیں جھولے میں آتی
آغوش میں تم اپنی سلاؤ ......

اے شیر مرے کون سے جنگل میں چلے ہو
آواز تو بابا کو سناؤ ......

چھاتی پہ مرے شمر ستم گار چڑھا ہے
سینہ سے مرے اس کو ہٹاؤ ......

جب لوٹ ہوئی بنت علی کہتی تھی رو رو ⁘ چادر سر زینب کی بچاؤ علی اکبر
مضطر ہے انیس اب تو بہت آپ کا ہر دم ⁘ اس کو بھی زیارت کو بلاؤ علی اکبر

نوحہ

زنداں میں جو حرم آکر سے تھے روروبیزاری، نادان سکینہ؏

ہے ہے گئی بابا کے لئے جان تمہاری، نادان سکینہ؏

کرتا ہے پھٹا کان ہیں مجروح، سر بھی جا زلفیں ہیں پریشاں

غربت ہے عجب چھوٹی سی میت پہ تمہاری، نادان سکینہ؏

کیا جلد گئیں کھینچ کے اک نالۂ جاں کا شبیر کے ہمراہ

لینے کو تمہیں آئی تھی حضرت کی سواری، نادان......

صدقے گئی پردیس میں بہنوں کو بھی چھوڑا، اماں کو بھی چھوڑا

اے پیاسے آئی نہیں گودی میں ہماری، نادان......

ابن پھول سے عارض پہ طمانچوں کے نشاں ہیں، مادر کسے دکھلائے

بن باپ کی بچی تری صورت کے میں واری، نادان...

نم ہوتی ہے چادر بھی نہیں سر پہ، کفن دے تمہیں کیونکر، یہ بیکس و مضطر

نادار ہے، محتاج ہے، ماں قید کی ماری، نادان سکینہ؏

نوحہ

ماتم ضرور چاہیئے شاہِ زمن کا آج۔
لاشہ زمیں پہ گرتا ہے اس بیوطن کا آج

یارو اڑاؤ خاک، گریباں کرے چاک
دن ہے علیؑ کے لال کے دفن و کفن کا آج

لاکر چڑھاؤ پھولوں کی چادر ضریح پر
چالیسواں ہے سیدؑ گلگوں کفن کا آج

آئے ہیں چھوٹ کے قید سے مقتل میں اہلبیتؑ
سر ہے برہنہ عابدؑ رنجور تن کا آج۔

کہتی تھی بانوؑ مجھ کو بھی گاڑو پسر کے ساتھ
میں ساتھ دوں گی اکبرؑ گل پیرہن کا آج

سجادؑ غسل دیتے ہیں حضرت کی لاش کو
خوں بہہ رہا ہے زخموں سے شہ کے بدن کا آج

تربت کے پاس رکھتے ہیں پانی کے بھر کے جام
ہوتا ہے فاتحہ تشنہ دہن کا آج
مومنو بپا ہے ماتم سلطان کربلا
سامان ہر ایک گھر میں ہے رنج و محن کا آج

نوحہ

تشنگی یاد آتی ہے جب تشنہ دہانی مجھ کو
زہر ہو جاتا ہے اے مومنو پانی مجھ کو

کہا زینب نے کہ اے شمر نہ چادر کو اتار
خلق ہیں کہتے ہیں سب مریمؑ ثانی مجھ کو
شاہ کہتے تھے کہ پیری میں گھٹا آنکھ کا نور
علی اکبرؑ نے دیا رنج جوانی مجھ کو

سب کو دکھلا کے سناں ابن انس کہتا تھا
شکل ہے اس سے پیمبرؐ کی مثالی مجھ کو

کہا عالم نے کہ دوں خلعت و جاگیر ابھی
آج مسلمؑ کا پتہ دیدے جو بانی مجھ کو

کہا کبریٰؑ نے کہ ہو جاؤں گی آخر بیوہ
لوگو پہناؤ نہ یہ پوشاک شہانی مجھ کو

جب کوئی کہتا، پیو پانی تو کہتے سجادؑ
کیا پیوں پانی کہ بھاتا نہیں پانی مجھ کو

پیٹ کر سر کو یہی کہتی تھی ہر دم صغراؑ
یاد بابا نے کیا خوب ہی نانی مجھ کو

کتنا عرصہ ہوا کوفہ میں، خدا خیر کرے
کیا یہ تقدیر سنائے گی سنانی مجھ کو۔

نوحہ

یاد جب آتی ہے غم تشنہ کی کہانی مجھ کو
قصے سب بھوئے آہ یہی محزوں
یاد جب آتی ہے اکبرؑ کی جوانی مجھ کو
شاہ کہتے تھے کہ ہوتا ہے جگر سو ٹکڑے
یہ خبر پہنچی تھی سے ناناؐ کی زبانی مجھ کو
شاہ کہتے تھے کہ اس دشت میں پہونچا میں تشنہ

کہتے تھے شہؑ دل سے جائے گا نہ غم عباسؑ کا ⁂ جاتے تھے رہ رہ کے شہ یوں ترائی کی طرف۔
ہوگیا مرنا مرے حق میں ستم عباسؑ کا ⁂ نام لیتے جاتے تھے ہر ہر قدم عباسؑ کا۔

ہے غضب یہ پست ہونا تھا، کہ گھوڑے سے گرے
خون میں بھر کر پھریرا ٹھنڈا، علم عباسؑ کا۔

اب مرا بازو شکستہ ہو گیا، بولے کمر
تقویت تھی دل کو جس سے تھا وہ دم عباسؑ کا

کس نظر پیاسی سکینہؑ کہہ کے بس خیمے کی سمت
اس طرح نکلا مرے زانو پہ دم عباسؑ کا۔

بھائی کے لاشے سے اٹھے شاہ یہ کہتے ہوئے
کر سکے ماتم بھی جی بھر کے نہ ہم عباسؑ کا۔

شہ نے زینبؑ سے کہا، ننھا جسم سارا پاش پاش
لا سکے لاشہ بھی دریا سے نہ ہم عباسؑ کا

دوسرے کی تھی وصیت، ہوں سکینہؑ سے خجل ⁂
گھر نہ لاشہ جائے، یا شاہِ امم عباسؑ کا

اے دلیرو جیتے اہل حرم سے ہوشیار
تھا شب عاشور نعرہ دم بدم عباسؑ کا

زندگی میں بھائی پر سینہ سپر تھے اس لئے
ہو ضریح شاہ سے آگے علم عباسؑ کا

تم یہ سمجھتے ہو کہ آقا بے کس و مجبور ہیں
اے ستمگارو ابھی باقی ہے دم عباسؑ کا

غیظ میں اعدا سے کہتے تھے یہ عباسِ علی
کھیت سے سرکا تو دو ہاتھ پیچھے قدم عباسؑ کا

در سے فضہ نے کہا، رکھنا یتیموں کی خبر
بی بیو، آتا ہے خوں میں تر علم عباسؑ کا

ان کے صدقے سے ترے فرزند کو صحت ملی
تھا تری خاطر یہ اوصاف کرم عباسؑ کا۔

نوحہ

انیسویں شب آج ہے ماہِ رمضاں کی سر پیٹو محبو
آواز چلی آتی ہے گردوں کی فغاں کی سر پیٹو محبو

سر حیدرِ صفدرؑ کا ہوا سجدہ میں زخمی اور خون جاری
یہ شکل ہے سجدہ میں امام دو جہاں کی سر پیٹو محبو

لرزہ ہوئے کیوں منبر و محراب ابھی غم سے زمیں بھی
عزت ہے جہاں کی نہ رونق ہے اذاں کی ہائے سر .....

حسنینؑ مصلّے کو زمیں پہ لیے آئے کہ ہے غش میں وہ صفدر
رقت نہیں تھمتی ہے کسی پیر و جواں کی ہائے سر .....

کیا ظلم کیا عید کے نزدیک لعیں نے اس دشمنِ دیں نے
کچھ قدر نہ کی ہائے شہِ کون و مکاں کی ہائے سر .....

گھر لے چلے ہیں باپ کو حسنینؑ بصد غم ہے خلق میں ماتم
اک دھوم ہے سب شیعوں میں فریاد و فغاں کی ہائے سر .....

کس منھ سے کہوں زینبؑ و کلثومؑ کا ماتم ۔ دم میں نہیں اب دم
دیتی نہیں کوئی تاب ہے اس غم سے بیاں کی ۔ سر پیٹتی ہیں بیبیاں

نوحہ

ہیرے سے ٹکڑے ٹکڑے جابجا حسنؑ کا جگر ہوا
قاسمؑ پکارے رو کے کہ میں بے پدر ہوا
کہتی تھی فاطمہؑ مجھے سیرِ جناں ہے زہر
مسموم آج خلق میں میرا پسر ہوا

شبیرؑ کو بھی قتل کریں گے اب اہلِ ظلم ✣ ایک بھائی کو چرخ نے پلوایا آبِ زہر
ویران کوئی دن میں ہرا ہائے گھر ہوا ✣ اور دوسرے کا حلق نہ پانی سے تر ہوا۔

جب وقت حال وردے نوع دگر ہوا
قاسم ع کا ہاتھ ہاتھ میں شبیر ع کے دیا
دشمن بھی گر وہاں تھا تو وہ نوحہ گر ہوا
اور دولہے جب حسین ع حسن ع کے گلے لگے
بغض تھا پہ خاک بھی حاصل نہ زر ہوا۔
زہرا ع کے سیم تن کی گئی مفت نقد جاں
شق ہو گئی زمیں پہ سم کا اثر ہوا
بھاتی سے جبکہ چھین کے کوزہ پٹک دیا

شبیر ع کہتے تھے کہ یہ شبر نہیں مرے
گویا کہ آج خلق میں، میں بے پدر ہوا۔

✲

ہے آنس کی دعا کہ وہ محشر میں شاد ہوا
ہے یاں حسن ع حسین ع پہ جو نوحہ گر ہوا

نوحہ

رن سے صدا شہ نے دی بانوؑ سے کہدے کوئی
تیری کمائی لٹی بانوؑ سے کہدے کوئی۔
پھوٹی ہے تقدیر کسی آہ کمائی تری
آج ٹھکانے لگی بانوؑ سے کہدے کوئی
تھی جو بہو پوتے کی آرزو حسرت سے تھی ......
دیکھو وہ پوری ہوئی بانوؑ سے ......
شیر سفر کر گیا کھا کے سناں مر گیا۔
دل پہ لگی ہے انی بانوؑ سے ......

گھوڑے سے ہو کر نڈھال لوٹتا ہے گر کے لال ؂ تیلیاں تک پھر چکیں ہے نفس واپسیں
دم پہ ہے اس کے بنی بانوؑ سے ..... ؂ گنتی ہے کوئی گھڑی بانوؑ سے ......

پال کے دل خوش ہوا اب تو اٹھایا مزہ
آخرش اب یوں مٹی بانوؑ سے کہہ کر روئی
کہتے ہوئے اے بیٹی عشق ہوئے سلطان میں
شکل بنی جو مست لگی بانوؑ سے کہہ کے روئی

نوحہ

نوحہ یہ زینبؑ کا تھا میں نہ وطن جاؤں گی
سنتے ہو زین العبا میں نہ وطن جاؤں گی

لائی تھی جو گھر بھرا مارے میں سب لٹ گیا ✤ سوچ تو دل میں ذرا جانے کا ہے کیا مزا
جانے کا پھر لطف کیا میں نہ وطن جاؤں گی ✤ ہوئے اخی سے جدا میں نہ وطن ......

آئی تھی کس شان سے اور یہی ساماں سے .

اب جا کے گریباں پھٹا میں نہ وطن جاؤں گی .

پردے کا اسباب سب کچھی میں ہے غضب

اوڑھے کالی ردا یاں نہ وطن . . . . .

لوگ وطن کے تمام پوچھیں گے حال امام

ان سے کہوں گی میں کیا میں نہ وطن . . . . .

چھپ چھپا کر یہیں سے گئی لشکر آئی وہ لٹوا کے گھر

خاک میں سب کو ملا یہیں نہ . . . . . .

قبرِ پیمبرﷺ سے بھی ہوگی صدا ایسی ہی ؏ ٭ ہائے نواسہ مرا یہیں نہ . . . .

پوچھیں گی خیرالنساءؑ لال مرا کیا ہوا ٭ دوں گی جواب ان کو کیا میں نہ . . . .

صغراؑ نے رو کر کہا چھوڑ کے نہ جاؤ مجھے۔
اے شہہ ہم دو سرا چھوڑ کے نہ جاؤ مجھے۔

نوحہ

فاطمہؑ صغرا وی حال پر رو پیچھے گی۔
اس سے کہوں گی میں کیا میں نہ وطن......
لاتے اُسے اے گھر عابدؑ خستہ جگر
گو کہ بہت ہی کہا میں نہ وطن جاؤں گی۔

ایک تو بیمار ہوں دوسرے یہ غم سہوں ۔۔ سوچ تو بابا ذرا سارا ہے کنبہ چلا۔
مجھ میں یہ طاقت کُجا چھوڑ نہ جاؤ مجھے ۔۔ میں نے بھلا کیا کیا، چھوڑ نہ......

ہائے میں کس سے کہوں کیونکہ اکیلی رہوں
ہوتی ہوں سب سے جدا چھوڑ نہ ......

ایک تو چھٹنے سے ہائے کاش مجھے موت آئے
رنج نہ ہو چھٹنے کا چھوڑ نہ ......

اتنی سی تو میری جان اس پہ یہ غم الاماں
مجھ سے بھلا کب اٹھا، چھوڑ نہ ......

چھوڑ کے تم اگر یوں مجھے جیتی کسی پدر
ہائے کرو گے بکا چھوڑ نہ جاؤ مجھے

بابا میں بیمار ہوں کیونکہ جدائی سہوں۔
لے چلو بہر خدا چھوڑ نہ ......

❖

رحم کرو حال پر لے چلو مجھ کو پدر
بخش دو میری خطا چھوڑ نہ ......

کرتی تھی صغرا بکا کہتی تھی وہ رات بھر
بابا برائے خدا چھوڑ نہ جاؤ مجھے

نوحہ

دم تشنہ کہتی تھی بابا پیاسی مرتے
ہے فقط ہم رہے بابا پیاسے مرتے
میں تجھے رو نہ سکے پیاسے ہیں مرے
اپنے ہیں ہم غم زدہ بابا پیاسے مرتے

خاک میں ہوں مل رہی شکل ہے بگڑی ہوئی ⁂ چاہے گی تو کیا مجھے گو تری کیا ہے شے
مرتی ہوں جس روز سے باپ...... ⁂ گود میں جن کے پلی باپ......

گودوں ہی میں ہم پلے آج تلک چین سے
ہاں مگر اب مر گئے باپ چچا مر گئے
بھائیوں کی پیاری تھی لاکھوں پہ میں بھاری تھی
وہ بھی نہیں اب مرے باپ ......
جتنی کہ ہیں نعمتیں کل تھیں میسر ہمیں.
لے گئے وہ ساری مرے باپ ......
ہائے مرا تھا وہ وزیر اور یہ ایک پہنچا ہے طور
قید میں ہم ہیں پھنسے باپ ......

کھانا مرا چھٹ گیا قید میں دم گھٹ گیا ❊ کون چھڑائے مجھے باپ ......
کیا کہوں سب ماجرا ہوش نہیں ہے عجب ❊ قصہ مگر یہ ہے طے باپ ......

رحم مجلس آگیا ہند کو اور رو دیا۔
سنکے یہ اس بی بی کے بین بپا ماتم ہوئے۔

نوحہ

زینبؑ نے بکا کی جہاں یہ جفا کی۔
میں لٹ گئی بھائی نے مرے ہائے قضا کی۔
خط لکھ کے ہزاروں ہی نے شہِ دیں کو بلایا
بیعت سے پھرے عہد پہ اپنے نہ وفا کی

مہمان بلا کر مرے بھائی کو کیا قتل
کیا خوب یہ مہمانیٔ شاہِ شہدا کی۔ ⁂
بے وارثہ کر چادریں اور مقنعہ اُتارے
یاد ہیں نہیں حق میں لعینوں کے دُعا کی۔

بھائی کو مرے ذبح کیا شمر لعین نے
خیمے کو جلایا یہ لعینوں نے جفا کی
گوہر بھی سکینہ کے لئے زخمی کئے کان
کچھ سمجھے نہ بیٹی ہے یہ شاہ شہدا کی
اے بھائی تری لاش کو کیونکر میں کفن دوں
میں آپ ہی اب ہو گئی محتاج ردا کی
افسوس مجھے ہے یہی اے کاش یہ ہوتا
مرجاتی میں قبل اس کے کہ بھائی نے قضا کی

نانا کی اس اُمت نے نواسے کو ہے مارا ٭ یہ کیسے مسلماں ہیں سب کوفی و شامی
لعنت ہے لعینوں پہ ہر اک آن خدا کی ٭ بے پردہ کیا آل کو محبوبِ خدا کی.

جب شمر نے شبیر کو مقتل میں کیا قتل -
چلائی زہرا کہ دہائی ہے خدا کی -
مقصود ہے راقم کا یہ اے پنجتن ؑ حیدر
گویا کی اسے بخش فصیح الفصحا کی -

نوحہ

کہتی تھی بانو یہ بین شیر جواں مر گیا -
ہوگئے بے کس حسین شیر جواں مر گیا

گھر کا اُجالا مرا گودی کا پالا مرا ⁂ ہائے نمازی مرا شاہ حجازی مرا -
گیسوؤں والا مرا شیر ...... اکبرؑ نمازی مرا، شیر جواں مر گیا

ہائے مرا نازنیں ہائے مرا مہ جبیں

چھپ گئیں بس یہیں کہیں بھی نہیں تیرا جواں مر گیا

تیرا ہوا سوتا ہے و دیدہ دل روتا ہے

ٹکڑے ٹکڑے جگر ہوتا ہے تیرا جواں

آرزوئیں حق پہ فدا جان کی

سینہ پہ کیا کیا ... تیرا ...

خاک ... ہے ... گئی

ہائے جواں مر گیا ... تیرا ...

ماں کے دل ... ہے گیا ...

ڈھونڈنے جاؤں کہاں دیکھنے میں آؤں کہاں

اُن کو میں پاؤں کہاں، شبیر......

بیاہ نہ اُس کا رچا دل کا نہ مطلب ہوا

مُردے پہ سہرا بندھا، شبیر......

نوحہ

بانو نے رو کر کہا میرے مسافر حسینؑ
شہر مدینہ لٹا میرے مسافر حسینؑ

ساتھ مرا چھوڑا ہے جتنا کڑھوں تھوڑا ہے
گو وہیں دم توڑا ہے، شبیر جواں مر گیا

گلا ہے بیٹھا ہوا ٹھنڈے ہیں سب دست و پا
دم نہیں لوگو ذرا . شبیر . . . . . .

ہائے اجل آ گئی . موت انہیں بھا گئی
کس کی نظر کھا گئی ، شبیر . . . . . .

نوحہ نہ پڑھا سکے دبیر سب کی ہے حالت تغیر
کہتے ہیں خورد و کبیر شبیر جواں مر گیا

قاسمؑ نو کتخدا اس کا ہے یہ ماجرا
گھوڑوں سے روندا گیا میرے مسافر حسینؑ

پیارا وہ اصغرؑ مرا جس کو نہ پانی ملا
تیرِ ستم آ لگا میرے . . . . . .

ہو گیا ویران گھر پھرتی ہوں میں دربدر
کیسی چلی یہ ہوا میرے . . . . . .

بھائی بھتیجے موئے سارے اقارب گئے
سر ترا نیزے چڑھا میرے مسافر حسینؑ

دارِ فنا سے گئے . دارِ بقا میں بسے
چھوڑا ہمیں واہ واہ میرے . . . . .

عابدؑ بیمار کو اس کے تنِ زار کو
نے ہے دوا نے غذا میرے . . . . .

دھوپ میں ہے پڑا بدن جس کو نہ گور و کفن
غسل نہ کچھ ہوا بلا ، میرے مسافر حسینؑ

کرتے ہیں فریاد ہم دیتے نہیں داد تم
ہم پہ جو ہے یہ ماجرا ہے ۔ ۔ ۔

کہتی تھی رو رو نجف بر بانوئے خستہ جگر
اب نہیں کوئی رہا میرے مسافر حسینؑ

نوحہ

سجادؑ کو بستر سے گراتے ہیں ستم گار
اور طوق گراں بار پہناتے ہیں ستم گار
کہتی ہیں یہ سیدانیاں سر پیٹ کے اپنا
مسند شہ والا کی جلاتے ہیں ستم گار

بادشاہ نجف آن کے تم جلد خبر لو
دردر ہمیں اونٹوں پہ پھراتے ہیں ستمگار

گر یاد عزیزوں کو اگر روتا ہے کوئی
نیزہ سر زینبؑ پہ لگاتے ہیں ستمگار

ان کافروں کو پاس نہیں بنت علیؑ کا
برقعہ سر زینبؑ سے گراتے ہیں ستمگار

ور چھینے سکینہ سے ہیں اور مارے طمانچے
بن باپ کی بچی کو ستاتے ہیں ستمگار

سادات کو ایک قطرہ بھی پانی نہیں دیتے
خود پیتے ہیں اور بہاتے ہیں ستمگار

یوں لاش سے اکبرؑ کی بیاں کرتی تھی بانو
بیٹا تری میت سے چھڑاتے ہیں ستمگار

یاور تو ان ظالموں سے آ کے چھڑا دو
قیدی سمجھ کر کے لئے جاتے ہیں ستمگار

جن کے درِ اقدس پہ فرشتے رہتے دربان
ویرانہ اسی خیمہ میں آتے ہیں ستمگار

ہیں آیۂ تطہیر کے مالک جو جہاں میں
ظالم انہیں سامنے لاتے ہیں ستمگار

ان ناریوں کو خوف نہیں روزِ جزا کا
تنور میں سر شہ کا چھپاتے ہیں ستمگار

افسوس جسے فاطمہ زہراؑ نے ہو پالا
سر اس کا رکھے نیزے پہ لاتے ہیں ستمگار

زینبؑ نے کہا لاش سے یوں سرورِ دیںؑ کی
بھیا تری زینبؑ کو رلاتے ہیں۔ ستمگار

زنداں میں ہیں سجادؑ کو آرام نہیں ہے
سوتے ہیں تو زنجیر ہلاتے ہیں ستمگار

سروؑر نے کہا گود میں معصوم کو لے کر
اصغرؑ تمہیں میدان میں بلاتے ہیں ستمگار

انصرؔ کو بھی اب روضۂ اقدس پہ بلا لو
یا سید کونین ستاتے ہیں ستمگار

نوحہ

زینبؑ چلی کہتی ہوئی صدقہ رسولِ پاک کا ٭ اے شمر ٹھیرا لے چھری صدقہ رسولِ پاک کا
پانی پلا دے بوند بھر کر دے ذرا سا خلق تم ٭ پیاسا نہ ظالم ذبح کر صدقہ رسولِ پاک کا

پیاسے اگر ہوں گے رواں پانی پہ رہ جائے گی جان
چلنے دے تو کر کے زباں صدقہ رسولؐ پاک کا

کیا قصد کرتا ہے ستم سجدہ میں ہیں سلطان دیں
سجدہ نہ تو بے سر کہیں صدقہ رسولؐ پاک کا

یہ شکل دیکھوں بھائی کی یہ دیکھے صورت مری
اتنی تو مہلت دے شقی صدقہ رسولؐ پاک کا

ہے ایک دم کا واسطہ اے شمر اتنا ٹھہر جا
مل لے بہن بھائی سے آ صدقہ رسولؐ....

بے ہاتھ میں ہوں جوڑتی کہہ تو پڑوں اب پاؤں بھی
تو ٹھہر جا آدھی گھڑی صدقہ رسولِ پاکؐ کا

دونوں بہن بھائی کے سر تو کاٹ لیجیے بے خطر
آلوں میں اتنا صبر کر صدقہ رسولؐ....

اب مانگ لے واصف دعا ہم شہر والوں کی خطا
تو بخش دے اے کبریا صدقہ رسول پاک کا۔

نوحہ

بدلے ارمان جگر دیر میں منتظر تھا دیر سے
عرصہ ہوا کیوں نامہ بر میں منتظر تھا دیر سے
آباد ہے جو تیری اچھے تو ہے جانی مری
کس روز میں آیا ادھر میں منتظر تھا دیر سے

شاداں تو ہیں اہل وطن قاصد برائے ذوالمنن
اُن سب کی سننے کو خبر میں منتظر تھا دیر سے
جسدن تو یثرب سے چلا معلوم مجکو ہو گیا
آنکھیں لگی تھیں راہ پر میں منتظر تھا دیر سے

لاخط مری بیمار کا دیکھوں گا کہ لکھا ہے کیا
اس واسطے باچشم تر میں منتظر تھا دیر سے

وہ تو کیا اے نامہ بر لاخط ہی رکھوں آنکھوں پہ
گھٹتا ہے پہنچا تاب و جگر میں منتظر تھا دیر سے

آمادہ ہے قاتل ادھر یاں بار ہے سرنوشت یہ
تیرے لئے اب تک مگر میں منتظر تھا دیر سے

اس نامہ بر کی امید پر یا رب تو کل ہی سے ادھر
ہر چٹھی تھی اور ادھر میں منتظر تھا دیر سے

اب جب بلائیں شاہِ دیں تو روضہ پر چل کر متیں
کہنا کہ با درد و حزیں میں منتظر تھا دیر سے

نوحہ

بے سر ہوا امامِ زماں وامصیبتا
ویراں پڑا ہے سارا جہاں وامصیبتا

ننھو نما ملے جب اسیر بتولؑ سے
ہوئے وہ ذبح تشنہ دہاں وامصیبتا

گرمی میں ہائے ساقیٔ کوثر کے لال کی
ہے خشک تشنگی سے زباں وامصیبتا

مقتل سے لٹ کے احمدؐ مختار کے حرم
سوئے کوفہ اب ہوئے ہیں رواں وامصیبتا

آئی ہے جن کی آیۂ تطہیر شان میں
ہیں بے ردا وہ نوحہ کناں وامصیبتا

جو سر بتولؑ بازو پہ رکھتی تھیں رات کو
وہ سر تنور میں ہے نہاں وامصیبتا

زینبؑ جو ہائے ابن اخی کہتی تھی انیسؔ
سب کہتے تھے یہ شور و فغاں وامصیبتا

نوحہ

پہلو رن سے خیمہ گاہ میں شبیرؑ آتے ہیں
اصغرؑ کا خون چہرے پہ اپنے لگاتے ہیں

کہتے ہیں روکے اہلِ حرم سے یہ شاہِ دیں
سمجھے دل ہی جانتا ہے جو صدمے اٹھائے ہیں

کس کس کا ہائے رنج کروں، کس کو روؤں میں
مسلمؑ کے دونوں لال، لہو میں نہائے ہیں

زخمی جگر ہے عونؑ و محمدؑ کے ہجر سے
دونوں لال کا کلیجہ پہ کھائے ہیں

تھی ٹکڑے ٹکڑے قاسمؑ گلرو کی رن میں لاش
اعضائے جسم ڈھونڈھ کے تن سے ملائے ہیں

طاقت کمر میں، بازوؤں میں زور اب نہیں ❁ بھائی نے جب سے نہر پہ شانے کٹائے ہیں

اکبرؑ بھی برچھی کھا کے سدھارے بہشت میں
باغِ جہاں میں آ کے یہ پھل ہم نے پائے ہیں

اصغرؑ بھی تین روز کا پیاسا ہوا شہید
میت کو دفن کر کے ابھی رن سے آئے ہیں

اب میں ہوں اور سب سفرِ خلد کر گئے
اک اک کے غم میں خون کے آنسو بہائے ہیں

تم سب سے اب ہے آخری رخصت حسینؑ کی
نانا ہمارے خلد سے لینے کو آئے ہیں

کاٹیں گے تیغِ ظلم سے ظالم مرا گلا
دشمن ہمارے قتل کا بیڑا اٹھائے ہیں

بالی سکینہؑ ہم سے ذرا آ کے مل تو لو
بی بی کے دیکھنے کے لئے رن سے آئے ہیں

واصفؔ عزائے سبطِ نبیؐ کا شرف تو دیکھ
اس بزم میں پیارے رسولؐ بھی تشریف لاتے ہیں۔

نوحہ

یہی ہے کربلا، مقتل ہے سبطِ پیمبرؑ کا
بشیر باوفا، یہ قافلے نے رُک کے کہا تھا
کرو ماتم کہ چہلم آج ہے سبطِ پیمبرؐ کا
عزیزو عابدؑ مضطر کو پُرسا دو سے اس سرورؑ کا

برہنہ سر ہیں جابرؓ ابن عبداللہ انصاری ⁂ کرینگے دفن اب سجادؑ بے کس لاش بابا کی۔
سحر سے ہے گریباں چاک اس زینبؑ اطہر کا ⁂ یزید بے حیا سے لے کر سر آئے ہیں سرورؑ کا

ابھی ہو کر حرم شبیرؑ کے مقتل میں آئے ہیں
وہیں سجادؑ نے ساماں کیا ہے دفن سرور کا
کوئی لاشوں پہ فرزندانِ مسلمؑ کے تڑپتا ہے
کسی جانب کو ماتم ہو رہا ہے عونؑ و جعفرؑ کا
کسی جانب دلہن نے لاش اس طرح پائی ہے
کہ ٹکڑے ٹکڑے ہے سب جسم قاسمؑ ابن شبرؑ کا
کسی نے نہر پر اک شیر کو بے دست دیکھا ہے
کوئی کہتا ہے لاشہ ہے یہ عباسؑ دلاور کا

غش آیا ہے پھپھی نے زخم جو سینے کا دیکھا ہے
کہیں لاشہ ہلا ہے، حضرتِ زینبؑ کو اکبرؑ کا
⁘
نکالی ہے لحد ایک، ڈھونڈھ کر ننھی سی بانوؑ نے
حرم حلقہ کئے ہیں، غل بپا ہے ہائے اصغرؑ کا

اُجڑا پڑا گیا خالی، حرم سے آغوشِ مرقد میں
مری جاں تم نے کتنی جلد چھوڑا ساتھ مادر کا
جہاں سے آتی تھی پیہم صدائے گریۂ زہراؑ
وہیں ہے لاشۂ بے سر ملا سبطِ پیمبر کا
بنا ہے ایک کعبہ صاحبِ عزا و دنیا میں انیبوں کا
پڑا ہے ایک دن میں بھی، کہیں جسمِ پیمبرؐ کا
تنوں سے سر شہیدوں کے ملیں گے آج مرقد میں
جگر شق ہو گیا جب وہ بیان آیا اس منظر کا

صدائے وا حسیناؑ ہے جن و انس و ملائک میں ∴ نہیں دشتِ بلا، گویا نمونہ ہے یہ محشر کا
نبیؐ کے ہاتھ، وقتِ دفنِ شہؑ نکلے ہیں مرقد سے ∴ صدا آتی ہے لاشہ دو مجھے تم میرے دلبر کا

ملائک انبیاءؑ پیمبرؐ کے پاس احمدؐ کے آئے ہیں
نہایت حال ابتر غم سے ہے زہراؑ و حیدرؑ کا
حسینؑ ابن علیؑ کا سر تو باباؑ لے کے آئے ہیں
پتہ چلتا نہیں لیکن کہیں انگشت اطہر کا
ادا واصف نے سر سے دین پہ ہو اور دلکو پیمبرؐ حق
خدایا واسطہ دیتا ہوں تجھ کو خون اصغرؑ کا

نوحہ

حق کو کسی طرح سے چھپایا نہ جا سکا
دینِ محمدیؐ کو مٹایا نہ جا سکا
شبیرؑ نے کیا حق و باطل کا فیصلہ
فِتنہ یہ پھر کسی سے جگایا نہ جا سکا

افسوس مہمان بلا کر حسینؑ کو
پانی کا ایک گھونٹ پلایا نہ جا سکا۔

سر دے دیا حسینؑ نے امت کے واسطے
یہ بوجھ تو کسی سے اٹھایا نہ جا سکا۔

ماں کہتی تھی کہ دل ہی میں ارمان رہ گئے
اصغرؑ کا دودھ بھی تو بڑھایا نہ جا سکا۔

اے نیم تجھ کو تو شرم نہ آئی بتولؑ سے
گھر تشنہ کا جل رہا تھا بجھایا نہ جا سکا۔

یہ ضعف ہو گیا تھا شہِ تشنہ کام کو
لاشہ جواں پسر کا اٹھایا نہ جا سکا۔
⁂
اکبرؑ کو وقتِ مرگ بھی پاسِ ادب یہ تھا
سینے کا زخم شہ کو دکھایا نہ جا سکا

طوفاں اٹھا تو بادِ مخالف کا اے شباب
جلتا ہوا چراغ وہ بجھ پا نہ جب سکا۔

نوحہ

اٹھاؤ فغاں سر پیٹو مومنو، سرورؑ کا چہلم ہے
کرو ماتم کہ ابن ساقیِ کوثر کا چہلم ہے
بے غسل و کفن عریاں رہا چہلم تلک رن میں
ہوا جو بعد چہلم دفن، اس سرورؑ کا چہلم ہے

دیا پانی کا ایک قطرہ بھی اعدا نے نہ حضرت کو
رہا جو تین دن پیاسا، یہ اس مضطر کا چہلم ہے ⁂
ملائک جن و انس، اور ساکنان عرش اعظم تک
نہ کیونکر روئیں، یہ سب نائبِ حیدرؑ کا چہلم ہے

کرو سب مل کے ماتم، بانوئے بیکس کو پرسا دو
علی اکبرؑ کا چہلم ہے، علی اصغرؑ کا چہلم ہے

موئی جاتی ہے ماں غم سے، دلہن بال کھولے ہیں
پھپھی بھی سر پیٹتی ہے، قاسمؑ بے پدر کا چہلم ہے

اڑا کر خاک سر پہ زینبؑ غمگیں کہتی ہیں
کرو اے بیبیو ماتم آج دلبر کا چہلم ہے

گریباں چاک کر روتی ہیں غم سے فاطمہ زہراؑ
شہید بے پدر کا چہلم ہے، شبیرؑ بے سر کا چہلم ہے

جلیس آہ و بکا کر، ماتم سبطِ پیمبرؐ میں ❊ گریباں چاک کر، یہ ثانی جعفرؑ کا چہلم ہے

نوحہ

چھوڑ کے اہل حرم کرب و بلا آتے ہیں ۔
سرشتہ رنج و الم کرب و بلا آتے ہیں ۔
وارثوں کی قبروں سے گرد سے جو ہیں رادے
بیٹھے وہ ظلم و ستم کرب و بلا آتے ہیں ۔
مثل خضر و فقیر بیٹھے لب سی سیاہ
صاحب تاج و علم کرب و بلا آتے ہیں ۔
کبھی تھی زینبؑ ای سوتے پہ کیا چین سے
دیکھو تو کس طرح ہم کرب و بلا آتے ہیں

پہلے تو دیکھا گئے آج بھی دیکھو تو ہم ⁂ کیسا بنائے حشم کرب و بلا آتے ہیں
ہر چند سر نعرہ زن قوم اسد کے تمام ⁂ چھوٹے بڑے یک قلم کرب و بلا آتے ہیں

نوحہ

جلد مٹنے کا ہے قصہ، عرصہ نہیں آنے میں
بیچ میں کوئی دن کو ہم کربلا آتے ہیں

سو بچھڑ کر بدو خون کی فرقت دلوں کو دیکھ کر
پیچھے ہم ہم قدم کرب و بلا آتے ہیں

اُجڑ گئے شام میں لاڈلے شبیرؑ کے
پھر سے کو پھر کر ہم کرب و بلا آتے ہیں

بولے شہؑ مرنے کو ہم جاتے ہیں، خواہر الوداع ⁘ دیر ہوتی ہے بہن جلدی ہمیں رخصت کرو
الوداع اے بے کس و رنجور مضطر الوداع ⁘ سر ہمارا ہے بہت مشتاقِ خنجر الوداع

آؤ مل جاؤ گلے، کاہے کو پھر چھٹیں گے ہم
جانِ حیدرؑ فاطمہؑ کی نازپرور الوداع

آؤ منہ پہ منہ ملا کے تم کو رو دیں گے عابدؑ بیمار
شام تک جاؤ گی تم بھینا، کھلے سر الوداع

لوٹ لے جائیں گے ملبوسِ کہن سیدہؑ! یعنی
چھوڑ دیں گے لاش کو عریاں زمیں پہ الوداع

آگ سے آکر جلا دیں گے لعیں میرے خیام
چھین لیں گے پھر تمہارے سر سے چادر الوداع

دیکھ کر گنجِ شہیداں، بولے یہ رو کر امام
الوداع اے قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ الوداع

شمر مارے گا سکینہؑ کو طمانچے، بے قصور
گوشِ ناداں سے اُتر جائیں گے گوہر الوداع

بیڑیاں پاؤں میں اور گردن میں پہنا تنگ طوق
وہ ہم سے چھڑوا لیں گے عابدؑ کے لنگر الوداع

مونس ایک ہوتا تھا محشر جس گھڑی کہتے تھے شاہ
جاتے ہیں مرنے کو ہم ناموس حیدرؑ الوداع

نوحہ

عباسؑ دلاور کی صدا شہ کو یہ آئی جلد آئیے بھائی
بے دست ہوا ہم پہ حضرت کا فدائی جلد آئیے بھائی

خوں نابوں سے مثل دہن تنگ وا ہے اور ہونٹوں پہ جاں ہے
نزدیک ہے اب روح کی قالب سے جدائی جلد آئیے بھائی

دیدار دکھا جائیے اے شاہ دو عالم آنکھوں میں ہے اب دم
جنت کی طرف جاتا ہے حضرت کا فدائی جلد آئیے بھائی

میں نے تو بہت چاہا کہ پیاسوں تلک آؤں اور پانی پلاؤں
پہنچے نہ تلک آنے کی مجھ کو راہ نہ پانی جلد آیئے بھائی ۔

جب تیر ستم چشم پہ اعدا نے لگایا خوں میں ہوں نہایا
کچھ آنکھوں سے خادم کو نہیں دیتا دکھائی جلد آیئے بھائی

کوئی نہیں اتنا کہ زمیں پر سے اٹھائے خوں منھ سے چھڑائے
حضرت نے بھی آنے میں بہت دیر لگائی جلد آیئے بھائی

اس تیر ستم مشک سکینہ پہ لگایا پانی نہ پلایا ۔
سب خاک میں محنت مری اعدا نے ملائی جلد آیئے بھائی

کچھ جاں کی پرواہ ہے نہ ہاتھوں کا الم ہے غم ہے تو یہ غم ہے
پانی سے نہ سیراب ہوئی آب کی جائی جلد آیئے بھائی

دامن سے مرے منھ کو چھپا دیجئے یا شاہ دھڑکا ہے مجھے آہ
خیمہ سے چلی آئے نہ ہاں آپ کی جائی جلد آیئے بھائی

از بعض کے سوگ وار و الوداع
آخری مجلس ہے یارو الوداع

نوحہ

بالیں پہ کھڑے پیٹتے ہیں حیدرؑ کرار یا سید ابرارؑ
زہراؑ کھڑی دیتی ہیں محمدؐ کی دہائی جلد آئیے بھائی
اُٹھ کے گرے فاکیہ دل تھام کے شبیرؑ با حالت تغیر
عباسؑ نے جب دم پہ صدا اپنی سنائی جلد آئیے بھائی۔

خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا۔
الوداع اے اشک بارو الوداع

❖

کہتے ہیں گنجِ شہیداں پر حرم
فاطمہؑ زہرا کے پیارو الوداع

دشت سونا پاس بستی بھی نہیں۔
بے دیار و بے مزار و الوداع۔

گھر کہیں قبریں کہیں، گنبد کہیں
دل فگار و بے دیار و الوداع

کربلا کی خاک کو سونپا تمہیں
عرش اعظم کے ستارو الوداع

پٹی و مرہم نہ زخموں کا ہوا۔
مرتضیٰ کے رشتہ دارو الوداع

اکبرؑ و اصغرؑ علی کی ضامنی
نوجوانوں شیر خوارو الوداع

کہتی تھی زینبؑ یہ قبر شاہ پر
تم بھی زینبؑ کو پکارو الوداع

قبر سے آواز ہوتی ہے بابن
بہن زینبؑ سدھارو الوداع

ختم شد

فہرست کتاب ہذا

نمبر شمار	نوحہ	صفحہ
۱۷	اے یارو آج حیدرؑ کرار اٹھ گیا	۳۰
۱۸	کہتے تھے زہراؑ کے لال تنگ ہیں جینے سے ہم	۳۱
۱۹	اے دشتِ کربلا، اے ارضِ نینوا	۳۳
۲۰	حرؑ شمر سے کہہ کر اٹھا میرا مقدر پھر گیا	۳۶
۲۱	کہتی تھی صغرا کھڑی کنبہ سے اب چھٹتی ہوں	۳۷
۲۲	شہؑ نے کہا نامہ بر کیوں مجھے رلواتا ہے	۳۹
۲۳	کہتی تھی صغرا پدر خوب دوا کی مری	۴۰
۲۴	مسلمؑ یہ بیاں کرتے تھے باگریہ زاری، اتنا نہیں کوئی	۴۲

نمبر شمار	نوحہ	صفحہ
۲۵	شور نینوں کا تھا کوئی بچالو ہمیں (۳۴ اکچھ دل کی کہو گے چھاتی سے لگو گے	۴۴
۲۷	شاہ ہیں مہمان آج چار پہر رات تک	۴۵
۲۸	بیدار رہو عابدؑ ہوشیار ہو عابدؑ (۴۷ جب ظالموں نے خیمہ جلایا حسینؑ کا	۴۸
۳۰	بانوؑ یہ بیاں کرتی تھی دیدے کے ہائی ہے ہے علی اصغرؑ	۴۹
۳۱	شاہِ زمن مومنوں کیا کر گئے (۵۱) کوئی مثل شہ دیںؑ تو آئے	۵۸
۳۳	شہ کہتے تھے جنگاہ سے آؤ علی اکبرؑ	۶۰
۳۴	زنداں میں حرم کرتے تھے رو رو کے یہ زاری نادان سکینہؑ	۶۳
۳۵	ماتم ضرور چاہیے شاہِ زمن کا آج	۶۴
۳۶	شہ کی یاد آتی ہے جب تشنہ دہانی مجھ کو	۶۵
۳۷	کہتے تھے شہِ دل سے جائے گا نہ غم عباسؑ کا	۶۷
۳۸	انیسویں شب آج ہے ماہِ رمضان کی، سر پیٹو مجھو	۷۰
۳۹	ہیرے سے ٹکڑے جبکہ حسنؑ کا جگر ہوا	۷۱
۴۰	رن سے صدا شہ نے دی بانوؑ سے کہدے کوئی	۷۳
۴۱	نوحہ یہ زینبؑ کا تھا میں نہ وطن جاؤں گی۔	۷۴
۴۲	صغرا نے رو کر کہا چھوڑ نہ جاؤ مجھے	۷۶
۴۳	دخترِ شہ کہتی تھی باپ چچا مر گئے	۷۸

شمار	نوحہ	صفحہ
۴۴	زینبؑ نے بکا کی مہماں پہ جفا کی	۸۰
۴۵	کرتی تھی بانوؑ یہ بین شبیرؑ جواں مرگیا	۸۲
۴۶	بانوؑ نے رو کر کہا میرے مسافر حسینؑ	۸۴
۴۷	سجادؑ کو بستر سے گراتے ہیں ستمگار	۸۶
۴۸	زینبؑ چلی کہتی ہوئی صدقہ رسولؐ پاک کا	۸۹
۴۹	بولے امام بحر و بر میں منتظر تھا دیر سے	۹۱
۵۰	بے سر ہوا امام زماں وامصیبتا	۹۲
۵۱	یوں رن سے خیمہ گاہ میں شبیرؑ آئے ہیں۔	۹۴
۵۲	عزیزو عابدؑ مضطر کو پرسا دے لو سرور کا	۹۶
۵۳	حق کو کسی طرح سے چھپایا نہ جا سکا	۹۹
۵۴	اڑاؤ خاک سر پر مومنو، سرور کا چہلم ہے	۱۰۰
۵۵	چھوٹ کے اہلِ حرم کرب و بلا آتے ہیں۔	۱۰۳
۵۶	بولے شہ مرنے کو ہم جاتے ہیں، خواہر الوداع	۱۰۴
۵۷	عباسِ دلاور کی صدا شہ کو یہ آئی جلد آیئے بھائی	۱۰۶
۵۸	اربعیں کے سوگوار الوداع	۱۰۸

(اعلیٰ پرنٹنگ پریس بلیماران دہلی)

ملنے کا پتہ:- غلام قنبر، بلیماران حویلی حسام الدین حیدر مکان نمبر ۱۱۳۶ دہلی